سورة النساء

آیات ۱۰۵ - ۱۱۲

إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ
لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا لا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ج ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا ج لا ﴿١٠٧﴾
يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا
يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ
وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَ
مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا ع ﴿١١٢﴾

سورة النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام
امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوق یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب
ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض
حقِ امانت کی ادائیگی، عدل وانصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث
منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب
اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲
اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب
یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدہ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ
قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات 105 -112

رکوع ۱٦

نبی اکرم ﷺ کو خطاب

روئے سخن مسلمانوں کی طرف

لوگوں کے آپس میں اختلافات اور نزاعی مسائل میں فیصلے کے بارے میں ہدایات

خائن، بد کردار اور مجرموں کی طرفداری کی ممانعت

مظلوم کی حمایت، عدل انصاف کا قیام (اہل امر و حکم کی ذمہ داری)

اعمال کے محاسبے کا قانون

بے گناہ پر الزام لگانے والے کا عمل

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾ وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ - یقیناً ہم نے اتارا آپ کی طرف

ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ - اس کتاب کو حق کے ساتھ

حَق واقعیت و حقیقت سے مطابقت و موافقت

لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ - تاکہ آپ فیصلہ کریں لوگوں کے درمیان

(ر أ ي)

بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ - اس سے جو سمجھایا آپ کو اللہ نے

أرَى يُرِي ، إرَاءَةً دکھانا

وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ - اور نہ آپ ہوں خیانت کرنے والوں کے لیے

خَائِنِيْن خَائِن کی جمع

خَصِيمًا - جھگڑا کرنے والے

خَصَمَ يَخْصِمُ ، خَصْماً جھگڑا کرنا

خَصِيْم (مبالغے کا صیغہ) بہت جھگڑالو

وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ - اور مغفرت چاہیں

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا - یقیناً اللہ بے انتہا بخشنے والا بہت مہربان ہے

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا
تَكُنۡ لِّـلۡخَآئِنِيۡنَ خَصِيۡمًا ۙ ﴿۱۰۵﴾ وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۚ ﴿۱۰۶﴾

اے نبیؐ ! ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ
جو راہ راست اللہ نے تمہیں دکھائی ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان
فیصلہ کرو تم بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو
اور اللہ سے درگزر کی درخواست کرو، وہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے

(O Messenger!) We have revealed to you this Book with the Truth so that you may judge between people in accordance with what Allah has shown you. So do not dispute on behalf of the dishonest.
And seek forgiveness from Allah. Surely Allah is All-Forgiving, All-Compassionate.

رکوع 16 اور 17

- سلسلۂ کلام تو جہاد کا ہے لیکن جہاد کے لیے مسلمانوں کی صفوں میں کمزوریوں کی نشاندہی کی جارہی ہے اور انہیں دور کرنے کے لیے مسلمانوں کو ہدایات دی جارہی ہیں
- اِن دو رکوعوں (16 اور 17) کے مباحث ایک خاص واقعے سے متعلق ہیں، واقعے کی کوئی تفصیل تو نہیں بتائی گئی لیکن اِس واقعے کے مختلف پہلوؤں کو زیرِ بحث لا کر مسلمانوں کی تربیت کی گئی ہے اور تا ابد آنے والی نسلوں کی رہنمائی کا سامان مہیا گیا ہے (اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس پر پورے دو رکوع)
- اس واقعے نے انسانوں کے تصورِ انصاف اور عدالت کی جو اعلیٰ ترین مثال قائم کی ہے انسانیت کی تاریخ میں اس کوئی دوسری مثال لانا ممکن نہیں، عدل و انصاف کا یہ اونچا معیار صرف اسلامی نظام زندگی کے زیرِ سایہ ہی قائم ہو سکتا ہے اور اسی میں پنپ سکتا ہے

واقعہ

- مدینہ میں انصار کے قبیلہ بنی ظفر میں بنواُبیرق کے نام سے ایک خاندان آباد تھا جس کا ایک شخص (بشیر بن اُبیرق) نے ایک انصاری کے گھر نقب لگا کر زرہ اور کچھ دوسرا سامان چرالیا۔
- کھوج لگانے اور بعض دوسرے قرائن کی بنیاد پر انصاری صحابی (حضرت رفاعہؓ) نے بشیر پر شبہ ظاہر کیا، بشیر نے چوری کا سامان ایک یہودی کے ہاں رکھوادیا اور جب مال یہودی کے گھر سے برآمد ہوا تو اس یہودی نے حلفاً بتا دیا کہ یہ مال بشیر نے امانتاً اس کے گھر رکھوایا ہے لیکن اس کے انکار کرنے پر ایک ہنگامہ اور مسئلہ کھڑا ہوگیا

رکوع 16 اور 17

- اس ہنگام میں بنو ظفر کے لوگ قبائلی عصبیت کی بنا پر اپنے قبیلے کے شخص (بشیر بن اُبیرق) کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ یہودی خبیث حق کا انکار اور اللہ کے رسول سے کفر کرنے والا ہے، اس کی بات کا کیا اعتبار جبکہ اس کے مقابل ایک کلمہ گو شخص کی بات ہے جو اس چوری سے انکار کر رہا ہے لہٰذا اس کی بات کا اعتبار کیا جانا چاہیے ـــ او اپنے جھوٹے وقار کو بچانے اور بدنامی سے بچنے کی خاطر یہ مہم بڑے زور و شور سے چلائی اور اور بڑے شد و مد کے ساتھ یہ الزام یہودی کے سر تھوپ دیا
- قریب تھا کہ نبی اکرم ﷺ اس مقدمہ کی ظاہری روداد سے متاثر ہو کر اس یہودی کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیتے اور مستغیث (حضرت رفاعہؓ) کو بھی بنی اُبیرق پر الزام عائد کرنے پر تنبیہ فرماتے۔ اتنے میں وحی آئی اور معاملہ کی ساری حقیقت کھول دی گئی
- اس وقت جب اسلام اور کفر کے درمیان ایک زبردست کشمکش برپا تھی، اگر نبی ﷺ روداد مقدمہ کے مطابق یہودی کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیتے تو اسلام کے مخالفوں کو آپ کے خلاف اور پوری اسلامی جماعت اور خود دعوت اسلامی کے خلاف ایک زبردست اخلاقی حربہ مل جاتا کہ دیکھیں یہاں بھی وہی جاہلیت والی جتھہ بندی اور عصبیت چل رہی ہے، بس دعوے ہی دعوے ہیں، کہاں ہے حق اور عدل و انصاف؟
- معاملے کی بہت زیادہ اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے خود اس میں مداخلت فرمائی اور اپنے رسول ﷺ پر حق بات کو واضح کر دیا چنانچہ آپؐ نے یہودی کو بری قرار دے کر بشیر بن اُبیرق کو مجرم قرار دیا، بشیر کو اس فیصلے کا علم ہوا تو وہ بھاگ کر مکہ چلا گیا اور مرتد ہو گیا

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝١٠٥ۙ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

قرآن کریم کی تعلیمات اور رسول ﷺ کا عمل ۔ حق پہ مبنی

- خطاب اگرچہ آنحضرت ﷺ سے ہے۔ لیکن روئے سخن ان منافقین کی طرف ہے جن کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا آپ ﷺ کہیں حقیقت کے بر عکس کوئی دوسرا فیصلہ نہ دے دیں
- آپ ﷺ کو ہدایت اور آپ ﷺ کے توسط سے تمام مسلمانوں کو ہدایت۔ کہ لوگوں کے درمیان فیصلوں کی اساس و بنیاد قرآن کریم ہے۔
- قرآن کریم کے نزول کے اہداف و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ انسانی معاشرہ میں بر حق اور انصاف پر مبنی عدالتی نظام قائم کیا جائے۔
- قرآن کے دیگر اہداف و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ معاشرے میں حق کی حکومت قائم کی جائے
- لوگوں کے درمیان فیصلے کرنا ایک انتہائی بھاری ذمہ داری ۔ اہل قضا (جج حضرات اور عدالتی نظام) کو کبھی بھی خیانت کرنے والوں کی حمایت نہ کرنا چاہیئے (خیانت کرنے والوں کی حمایت اور پشت پناہی حرام ہے)
- لوگوں میں فیصلے کرنے میں غلطی کا امکان ہمیشہ رہتا ہے اس لیے اہل قضا اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہیں
- قرآن و سنت کے بیان کردہ معیاروں سے ہٹ کر قضا اور فیصلے کرنا خیانت کاروں کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور ان کے مفادات کی حفاظت کرنا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُۚ وَلَا تَكُن لِّلۡخَآئِنِينَ خَصِيمٗا ﴿١٠٥﴾ وَٱسۡتَغۡفِرِ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورٗا رَّحِيمٗا

- محض خاندانی عصبیت کے تحت کبھی مجرم کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔ اور نہ ہی یہ طریقہ کار ایک مسلمان کا شیوہ و شعار ہے۔
- اس آیت (اور آگے خطاب سے بھی) اسلام کی حقانیت اور اس کی تعلیمات کی روح سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مسلمانوں کو ملامت کی کہ انھوں نے خاندانی تعصب کی بنا پر مجرموں کی حمایت کی
- اللہ تعالیٰ نے یہاں نہایت ہی زور دے کر تاکید فرمائی کہ عدل و انصاف کی فراہمی میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ فریقین کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ انصاف جیسا کہ ایک مسلمان کو مل سکتا ہے، ایک یہودی کو بھی ملنا چاہیے۔
- اسلام کے نزدیک خاندان، قبیلے اور مذہب سے بھی بالاتر چیز عدل و انصاف ہے جو صرف انسانیت سے مربوط ہے۔
- اس آیت مبارکہ اور آگے آنے والوں آیات میں بھی روئے سخن مسلمانوں کی طرف، اگرچہ خطاب واحد حاضر کے صیغے میں (نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرکے)

وَلَاتُجَادِلۡ عَنِ الَّذِيۡنَ يَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِيۡمًا ۚ ۙ ﴿۱۰۷﴾ يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ

وَلَاتُجَادِلۡ - اور نہ جھگڑیں

عَنِ الَّذِيۡنَ - ان کی طرف سے جنھوں نے

يَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ - خیانت کی اپنے آپ سے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ - یقیناً اللہ پسند نہیں کرتا

مَنۡ كَانَ - اس کو جو ہو

خَوَّانًا اَثِيۡمًا - بہت خیانت کرنے والا، بہت گناہگار

يَّسۡتَخۡفُوۡنَ - وہ چھپنا چاہتے ہیں

مِنَ النَّاسِ - لوگوں سے

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةً.. جھگڑا کرنا، بحث کرنا (III)

مُجَادَلَة جھگڑا، بحث، جدل، مباحثہ، دلیل سے سمجھانا

(خ و ن)

اِختَانَ يَخْتَانُ ، اِخْتِيَانًا خیانت کرنا (VIII)

یہاں خیانت، ظلم، جرم اور گناہ کے معنی میں

خَوَّان بہت خیانت کرنے والا

(خِيانَةٌ سے مبالغے کا صیغہ)

اِسْتَخْفَاء يَسْتَخْفِي ، اِسْتَخْفَاءً

چھپنا، پوشیدگی چاہنا (X)

وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ١٠٨

وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ - اور نہیں چھپنا چاہتے

مِنَ اللّٰهِ - اللہ سے

وَهُوَ مَعَهُمْ - اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے

اِذْ يُبَيِّتُوْنَ - جب وہ رات کو مشورہ کرتے ہیں

مَا لَا يَرْضٰى - اس کا نہیں راضی ہوتا

مِنَ الْقَوْلِ - جس بات سے

وَكَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا - اس کو جو وہ کرتے ہیں گھیرنے والا

بَاتَ يَبِيتُ ، بَيَاتًا
رات گزارنا

بَيَّتَ يُبَيِّتُ ، تَبْيِيتًا (II)
رات کو مشورہ کرنا

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝١٠٧ۙ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ
النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطًا ۝١٠٨

جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم اُن کی حمایت نہ کرو اللہ کو
ایسا شخص پسند نہیں ہے جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو
یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپا سکتے
وہ تو اُس وقت بھی اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اُس کی
مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں اِن کے سارے اعمال پر اللہ محیط ہے

Do not plead for those who are dishonest to themselves; Allah does not love him who betrays trust and persists in sin.
They can hide (their deeds) from men but they cannot hide (them) from Allah for He is with them even when they hold nightly counsels that are unpleasing to Allah. Allah encompasses all their doings.

محمد اقبال

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝١٠٧

اپنے ساتھ خیانت

- جو شخص دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے وہ دراصل سب سے پہلے خود اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرتا ہے
- دل اور دماغ کو جو قوتیں اس کے پاس بطور امانت ہیں ان پر بے جا تصرف کرکے وہ انھیں مجبور کرتا ہے کہ خیانت میں اس کا ساتھ دیں۔ اور اپنے ضمیر کو جسے اللہ نے اس کے اخلاق کا محافظ بنایا تھا، اس حد تک دبا دیتا ہے کہ وہ اس خیانت کاری میں سدراہ بننے کے قابل نہیں رہتا
- جب انسان اپنے اندر اس ظالمانہ دست و برد کو مکمل کرلیتا ہے تب کہیں باہر اس سے خیانت و معصیت کے افعال صادر ہوتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے خیانت کاروں کا دفاع کرنے سے خبردار کیا ہے۔
- اس آیت شریفہ میں دوسروں کے ساتھ خیانت کرنے کو اپنے آپ سے خیانت قرار دیا گیا ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی نظر میں معاشرے کے تمام افراد ایک جسم کی مانند ہیں)
- خیانت کاروں کا اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے عدالتی نظام سے فائدہ اٹھانے کا احتمال رہتا ہے

يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ اِذۡ يُبَيِّتُوۡنَ مَا لَا يَرۡضٰى مِنَ الۡقَوۡلِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطًا ﴿۱۰۸﴾

نفاق کا ایک مظہر — اللہ تعالیٰ پر انتہائی کمزور ایمان

- یہ ان منافقین کے بارے میں ارشاد- کہ جب وہ مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف چوری چھپے سازشیں کر رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔
- اگر اللہ پر ان کا ایمان ہوتا تو انھیں معلوم ہوتا کہ اللہ ہماری باتیں سن رہا ہے۔ یہ خیانت پیشہ منافقین مسلمانوں سے تو ڈرتے ہیں، ان سے اپنی باتوں کو خفیہ رکھتے ہیں، مگر ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت ہمارے پاس موجود ہے، انہیں اللہ سے کوئی شرم نہیں آتی اور انہیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ حالانکہ اس سے تو کچھ نہیں چھپ سکتا۔
- یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ یہ گروہ اللہ کو اپنے اعمال پر ناظر و آگاہ نہیں سمجھتے کہ اپنے ناروا اعمال اس سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں
- ایسے لوگوں کو اللہ یہاں موردِ سرزنش قرار دیتا ہے
- اللہ تعالیٰ خیانت اور دغا جیسے اعمال سے سخت ناخوش چاہے یہ خیال اور کہنے کی حد تک ہی کیوں نہ ہوں
- اللہ تعالیٰ انسانوں کے ظاہر اور پنہاں تمام اعمال و افعال سے مکمل طور پر آگاہ ہے

هَآنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۱۰۹﴾

هَا - کلمہ تنبیہ (آگاہ ہو جاؤ، سن لو، ہاں)

هٰٓؤُلَاءِ - اسم اشارہ جمع قریب (یہ لوگ)

هَآنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ - ہاں تم لوگ تو وہ ہو (کہ)

جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ - جھگڑا (مناظرہ) کرتے ہو ان کی طرف سے

فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا - اس دنیوی زندگی میں

فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ - تو کون مناظرہ کرے گا اللہ سے

عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ - ان کی طرف سے قیامت کے دن

اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ - یا کون ہوگا

عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا - ان کا وکیل

وَكِيل - مددگار، حمایتی، کارساز، وکالت کرنے والا

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ
الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۱۰۹﴾

ہاں ! تم لوگوں نے اِن مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کرلیا، مگر قیامت کے روز ان کی طرف سے کون جھگڑا کرے گا؟ آخر وہاں کون اِن کا وکیل ہوگا؟

You pleaded on their behalf in this worldly life but who will plead with Allah on their behalf on the Day of Resurrection, or who will be their defender there?

هٰاَنۡتُمۡ هٰؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۱۰۹﴾

خیانت کی حمایت کرنے والوں کو تنبیہ

- یہاں بنو ابیرق کی حمایت کرنے والوں (بنو ظفر) کو تنبیہ فرمائی گئ ہے کہ تم نے خاندانی عصبیت کے جوش میں تو دنیا میں ان کی حمایت کرلی لیکن یہ معاملہ یہیں تو ختم نہیں ہو جائے گا
- یہ معاملہ قیامت کے دن اللہ کے حضور پیش ہوگا، ذرا بتاؤ تم میں سے کون وہاں اہل خیانت کی حمایت کرے گا یا ان کے کام آنے کی کوشش کرے گا؟
- اس جرم کی حمایت کرنے والوں نے ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ اپنے اپنے جرائم سے توبہ کرکے اپنی آخرت کو سنوار لو۔
- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا " میں ایک انسان ہوں اور جو سنتا ہوں وہی فیصلہ کرتا ہوں اور اگر کوئی شخص اپنی چرب زبانی سے مجھ سے کسی کا حق دوسرے کو دلوادے تو وہ جان لے کہ میں اسے جہنم کا ٹکڑا ہی کاٹ کردوں گا" (بخاری)
- رہتی دنیا اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمادی کہ اگر کچھ لوگ اس دنیا میں جھوٹ ، فریب اور غلط فیصلے کے ذریعے کوئی مفاد حاصل کر بھی لیتے ہیں تو انھیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ایک دن اس کی عدالت میں بھی پیش ہونا ہے جہاں جھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہیں چلے گا، وہاں ان کے حق میں اللہ سے کون جھگڑے گا؟

آیات 112 -110

اسلامی نظامِ عدل کے تین اصول
(جن کے مطابق اللہ تعالیٰ انسانوں سے سلوک و عدل کریگا)

1. پہلی آیت میں معافی کا دروازہ چوپٹ کھلا رکھا گیا۔ اگر لوگ توبہ کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی معافی کا دروازہ کھلا پائیں گے۔ ہر گناہ گار تائب کو معافی کی امید دلائی گئ ہے
2. دوسری آیت میں یہ اصول طے ہوا ہے کہ مسوئلیت انفرادی ہے سزا میں اسلامی نظام زندگی کا یہ اساسی اصول ہے کہ ہر کوئی اپنے کئے کا خود ذمہ دار ہے دوسرے کے معاملات اور بدکاریوں کا وہ ذمہ دار نہ ہوگا۔
3. تیسری آیت اس بارے میں بات کرتی ہے کہ خود جرم کرکے دوسرے انسان پر تھوپنا بہت ہی بڑا جرم ہے

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱۱﴾

سَاءَ يَسُوءُ ، سَوْءٌ . برا ہونا/لگنا

سُوْءٌ . برائی

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا - اور جو کرتا ہے کوئی برائی

اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ - یا ظلم کرتا ہے اپنے آپ پر

ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ - پھر مغفرت مانگتا ہے اللہ سے

يَجِدِ اللّٰهَ -تو وہ پائے گا اللہ کو

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا - بے انتہا بخشنے والا بے انتہا رحم کرنے والا

كَسَبَ يَكْسِبُ ، كَسْبًا كمانا

وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا - اور جو کماتا ہے کوئی گناہ

فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ - تو فقط وہ کماتا ہے اس کو

عَلٰى نَفۡسِهٖ - اپنی ہی جان پر

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا - اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے

وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ
مَنۡ یَّکۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا یَکۡسِبُہٗ عَلٰی نَفۡسِہٖ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۱۱۱﴾

اگر کوئی شخص برا فعل کر گزرے یا اپنے نفس پر ظلم کر جائے اور اس کے بعد اللہ سے در گزر کی درخواست کرے تو اللہ کو در گزر کرنے والا اور رحیم پائے گا
مگر جو برائی کما لے تو اس کی یہ کمائی اُسی کے لیے وبال ہو گی، اللہ کو سب باتوں کی خبر ہے اور وہ حکیم و دانا ہے

He who does either evil or wrongs himself, and then asks for the forgiveness of Allah, will find Allah All-Forgiving, All-Compassionate.
He who commits a sin, commits it only to his detriment. Surely Allah is All-Knowing, All-Wise.

محمد اقبال

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱۱﴾

قرآن کریم کا حکیمانہ اسلوب

- سابقہ چند آیات میں خیانت اور اہل خیانت کی حمایت کرنے والوں پر درجہ بدرجہ تنقید کرکے اس عمل کی شناعت واضح کی گئی ہے ۔ ساتھ ساتھ ان لوگوں کو قیامت کے روز شدید محاسبے کی خبر بھی دی گئی ہے
- قرآن کریم کا عام حکیمانہ اسلوب ہے کہ وہ جب کسی برائی پر نکیر کرتا ہے اور پھر اس کے انجام سے ڈراتا ہے تو مخاطب کو مایوس نہیں ہونے دیتا، انہیں اللہ سے امید اور مغفرت کا راستہ بھی دکھاتا ہے
- یہاں بھی یہی فرمایا کہ تمہاری غلطیاں کوتاہیاں اور حدود سے تجاوز اپنی جگہ لیکن تمہیں اللہ کی بے پایاں رحمت کے حوالے سے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو شخص کوئی بھی گناہ کرتا ہے اس کا تعلق چاہے حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے ، وہ اگر اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتا بلکہ اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے تو وہ یقیناً اپنے رب کو رحم کرنے والا اور درگزر کرنے والا پائے گا۔

- گناہ کرنے والے کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جب بھی اللہ کا کوئی حکم توڑتا ہے یا اللہ کے کسی بندے کی حق تلفی کرتا ہے تو وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑتا اور نہ وہ مسلمانوں کا کچھ بگاڑ سکتا ہے (جب تک اللہ نہ چاہے)،
- اس کے ہر کرتوت کا وبال اسی پر پڑے گا۔ دنیا میں رسوائی اس کا مقدر ہوگی اور ایک وقت آئے گا جب وہ ہر چیز سے تہی دامن ہو جائے گا اور آخرت میں جہنم کے عذاب کا سزاوار ہوگا

وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓـًٔـا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۱۲﴾

وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ - اور جو کماتا ہے

خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا - کوئی خطا یا کوئی گناہ

خَطِيئَةً خطا

ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ - پھر وہ الزام ڈالتا ہے اس کا

رَمَى يَرمِي ، رَمْيًا و رِمَايَةً پھینکنا، تہمت لگانا

يَرۡمِ اصل میں يَرمِي تھا شرط کی وجہ سے ي گر گیا

بَرِيۡٓـًٔـا - کسی بے گناہ پر

(ب ر أ)

بَرَأَ يَبرأُ ، بَرَائَةً بری ہونا، چھٹکارا پانا

بَرِيئًا (اسم فاعل) بری، بے تعلق، بے گناہ

يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُون

فَقَدِ احۡتَمَلَ - تو اس نے اٹھایا

اِحْتَمَلَ يَحْتَمِلُ ، اِحْتَمَالاً اٹھانا، اپنے سر لینا (VIII)

بُهۡتَانًا - ایک بہتان

بُهْتَان - دوسروں پر اس طرح کا جھوٹ باندھنا کہ جس کے سننے سے انسان حیران رہ جائے

وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا - اور ایک کھلا گناہ

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا
مُّبِيْنًا ۱۱۲ۧ

اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس کا الزام کسی بے گناہ
پر ڈال دے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا

But he who commits either a fault or a sin, and then casts it upon an innocent person, lays upon himself the burden of a false charge and a flagrant sin.

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

اپنے گناہ دوسروں کے سر تھوپنا

- کسی شخص نے کوئی گناہ کمایا، کوئی خطا کی، کوئی غلطی کی، کوئی جرم کیا، پھر اس کی تہمت کسی بے قصور شخص پر لگا دی تو بہت بڑے بہتان اور کھلم کھلا گناہ کا بار سمیٹ لیا
- یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت سنجیدہ معاملہ ہے
- بے قصور افراد کو موردِ الزام ٹھہرانا مبہوت کر دینے والا جھوٹ اور آشکار گناہ ہے۔
- معاشرے کے مختلف افراد کا تحفظ انتہائی اہم اور ضروری ہے (چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں)
- تہمت کو انتہائی بڑا گناہ شمار کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تاکید کے ساتھ لوگوں کی شخصیت ہمیشہ محفوظ دیکھنا چاہتا ہے۔ (شخصیت کے تحفظ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے)
- اخلاقی رذائل انسانی شخصیت کو تباہ کر دیتے ہیں اور اخلاقی محاسن انسانی شخصیت کو جلا بخشتے ہیں (اسی بنا پر تمام رذائل اسلام نظامِ حیات میں انتہائی مبغوض اور سخت ناپسندیدہ ہیں جب عمدہ اخلاق مطلوب اور مستحسن
- أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلْقًا ، أَحْسَنُكُمْ أَحْسَنُكُمْ خُلْقاً ، إِنَّمَا بعثتُ لأُتَمِّمَ مَكارِمَ الأخلاقِ، إِنَّ المؤمنَ ليُدْرِكُ بِحُسْنِ الخلُقِ درجةَ القائِمِ الصائِمِ ، ما من شيءٍ في المِيزانِ أَثْقلُ من حُسنِ الخُلُقِ

اضافی مواد

Reference Material

امانت و خیانت

- خیانت کا تصور امانت کے ساتھ وابستہ ہے کوئی بھی امانت چاہے وہ مادی اشیاء کی ہو یا معنوی، اس امانت میں ناجائز تصرف، غبن، چوری، بے ایمانی، فریب یا دھوکا خیانت ہوگا
- اس لحاظ سے جتنا امانت کا تصور وسیع ہے اتنا ہی وسیع تصور خیانت سے وابستہ ہے
- قرآن کریم میں امانت اور امانات (جمع کا صیغہ) کا تذکرہ پانچ مقامات پر آیا ہے
- لغت میں میں " امانت "کے معنی کسی شخص پر کسی معاملے میں بھروسہ اور اعتماد کرنے کے آتے ہیں۔ (المعجم الوسیط)، لیکن اصطلاحی طور پر اس کا اطلاق وسیع معنوں اور ذمہ داریوں پر ہوتا ہے۔ امانت میں کسی کے دیئے یا رکھے مال کی حفاظت کرنا بلکہ اسی حالت میں واپس کرنا، جس کسی کا حق واجب الادا ہے وہ حق ادا کرنا، اپنی ذمہ داری کو ٹھیک طرح سے نبھانا، کسی کی حق تلفی نہ کرنا، دغا نہ دینا، دھوکا نہ دینا، غبن نہ کرنا، اپنی ڈیوٹی پورا کرنا، جو راز کسی نے اعتماد کرکے بتائے ہیں ان کی حفاظت کرنا، مانگنے پر صحیح مشورہ دینا
- امام قرطبؒی فرماتے ہیں کہ امانت دین کی تمام شرائط و عبادات کا نام ہے (تفسیر قرطبؒی)

  یعنی امانت سے مراد ہر وہ حق ہے جس کی ادائیگی اور حفاظت کسی پر لازم آتی ہے۔
- ایک انسان کا جو حق دوسرے انسان پر ہو اسے ایمان داری سے ادا نہ کرنا، خیانت اور بددیانتی ہے

امانت و خیانت

- قرآن کریم میں امانت کی ادائیگی پر سخت تاکید کی گئی ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا - بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ - (۴/۵۸)
- امانت داروں کے لئے قرآن میں جنت کی بشارت دی گئی ہے، وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ...... أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ (23/10) الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (23/11)(ور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں...یہی لوگ (بہشت کے) باغات میں مکرم و معزز ہوں گے
- فَلْيُؤَدِّ الَّذِیْ اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّه (بقرۃ: ۲۸۳) تو جو امین بنایا گیا اس کو چاہیے کہ اپنی امانت ادا کرے اور چاہیے کہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرے۔
- انسانی زندگی کو بہترین شکل میں گذارنے کے لیے اسلام نے امانت و خیانت کے تصور کو لازمی حیثیت سے سماجی اور معاشرتی زندگی میں پیوست کر دیا ہے اور اس اپنے ماننے مالوں کے ایمان کا حصہ بنادیا ہے (لااِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَه ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَه...رَوَاہُ البَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔) جس آدمی میں امانت نہیں اس کا ایمان بھی کچھ نہیں

خیانت کیا ہے؟

- امانت کا متضاد "خیانت" ہے، اللہ تعالیٰ نے جہاں بندوں کو امانت کی ادائیگی کی ترغیب دی ہے وہیں یہ بات خود بخود متصور خیال کی جاتی ہے کہ خیانت کی تمام شکلوں سے منع کیا ہے صرف یہی نہیں بلکہ واضح احکام کی صورت میں خیانت سے منع فرمایا
- اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْن (الانفال: 8) بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (۸/۲۷) اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ کی اور رسولؐ کی اور خیانت نہ کرو اپنی امانتوں میں جب کہ تم جانتے ہو

یہاں "اپنی امانتوں" سے مراد وہ تمام ذمہ داریاں ہیں جو کسی پر اعتبار کرکے اس کے سپرد کی جائیں، خواہ وہ عہد وفا کی ذمہ داریاں ہوں، یا اجتماعی معاہدات کی، یا جماعت کے رازوں کی، یا شخصی اور جماعتی اموال کی، یا کسی ایسے عہدہ و منصب کی جو کسی شخص پر بھروسا کرتے ہوئے جماعت اس کے حوالے کرے

خیانت کا اطلاق

- ہر لازم حق کی عدم ادئیگی خیانت ہے
- ہر امانت کا ضائع کرنا خیانت ہے (سورۃ انفال ـ ۲۸)

خیانت کیا ہے؟

خیانت کا اطلاق

- امت مسلمہ کے ذمہ جو فرائض عائد کیے گئے ہیں، ان کو ترک کرنا اور ان سے دست بردار ہو جانا خدا اور رسولؐ کے ساتھ خیانت ہے ۔ جو مسلمان ان فرائض کو ادا نہیں کرتا گویا اس نے امانت کا بار اٹھانے میں کوتاہی کی ہے اور وہ اس عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا ہے۔ وہ رسول اللہؐ کی بیعت کو توڑ رہا ہے اور اس میں خیانت کر رہا ہے (فی ظلال القرآن تفسیر سورۃ انفال ـــ ۲۸)
- عقیدۂ توحید میں شرک کی ملاوٹ ایک خیانت ہے
- عبادات میں ریا اور شہرت کے حصول کی خواہش بھی ایک خیانت ہے
- انسان کو اللہ کی طرف سے ملی ہوئی قوتیں اور طاقتیں (زبان، نگاہ، سماعت، اور جسم و جان) اس کی نعمتیں ہیں ان کو باطل راستوں پر لگانا ایک خیانت ہے
- اپنے پیشے، تجارت یا مہارت کو کیے گئے عقد کے مطابق اپنی بہترین صلاحیت استعمال کرتے ہوئے ادا کرنا امانت ہے اور ایسا نہ کرنا خیانت
- زوجین کے ایک دوسرے کے راز افشا کرنا امانت میں خیانت ہے

خیانت کیا ہے؟

خیانت کا اطلاق

- بازار میں مصنوعی قلّت پیدا کرکے اشیاء کی قیمتیں بڑھانا، اور اپنے لوگوں کو بنیادی ضرورتوں سے محروم کرکے منافع کے ناجائز طریقے اختیار کرنا بھی خیانت ہے
- اشیاء (Products) پر درج "تاریخ الانتہاء" یا ایکسپائری کی تاریخ کو بدل دینا یا چھپا دینا، خیانت ہے
- مضر صحت اشیاء جو انسانی صحت کے لیے ضرر رساں ہیں بیچنا ایک قومی اور معاشرتی خیانت ہے
- طبیبوں کا اپنے نفع کو بڑھانے کے لیے مریض کو بلا ضرورت مختلف ٹیسٹ اور سرجری اور دوائیں لکھ کر دینا بھی ایک خیانت ہے
- استاذ اور شاگرد کے درمیان کے حقوق بھی امانت کے درجے میں ہیں، ان میں کمی بیشی خیانت کا زمرہ
- مسجدوں کے متولی، امام و مؤذن، مدرسوں کے مدرسین و مہتمم، عصری تعلیمی اداروں کے اساتذہ و سربراہان، دار القضاء کے قاضی، بیت المال کے نگراں، اوقاف کے ذمہ داران، فلاحی اداروں کے سکریٹری و منتظمین یہ سب امانتدار ہیں ـــ ان کا اپنی مقررہ اور طے شدی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرنا خیانت ہے

امانت و خیانت

خیانت کا اطلاق

- کسی ادارے یا محکمے کے سربراہ کو غلط مشورے دینا بھی خیانت ہے آپ ﷺ نے اس خیانت سے خبردار فرمایا ہے (اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ - سنن ابن ماجہ، جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے)
- خیانت کی ایک اور شکل یہ بھی کوئی کام، منصب یا ذمہ داری کسی ایسے شخص کو سپرد کرنا جو اس کا اہل نہ ہو
- آپ ﷺ نے فرمایا ”جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو“۔پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی ؟(آپؐ نے) فرمایا”جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کردئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو“ (صحیح بخاری)
- اسی طرح جو لوگ نظام قضا (Judiciary) یامنصب قضا (Post of Adjudicator)سے وابستہ ہوں وہ بھی بدرجہ اولیٰ امانت دار ہیں۔ان پر یہ ذمہ داری عائد ہے کہ قوانین و شواہد کی روشنی میں سیاسی دباؤاور ذاتی مفادات سے بلند ہو کر عدل وانصاف کو قائم کریں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جس پر ملک میں امن و سکون کے قیام کا انحصار ہے،اس میں خیانت کی وجہ معاشرے میں سخت بے چینی اورانارکی پھیل سکتی ہے

امانت و خیانت کا اطلاق

- صاحبانِ اقتدار نے وسعت کے باوجود اگر رعایا کے حقوق ادا نہ کیے تو یہ بھی خیانت ہے

امانت داری کا اطلاق سیاسی اور انتظامی امور میں بھی، ہر چھوٹا بڑا عہدہ امانت ہے اور ایک کلرک سے لے کر صدر مملکت تک ہر چھوٹے بڑے حکام، ملوک، رؤسا، وزراء سب امانتدار ہیں، ان پر لازم ہے کہ جو عہدے انہوں نے اپنے ذمہ لئے ہیں ان کی ذمہ داری شریعت اسلامیہ کے دئے گئے اصولوں کی روشنی میں پوری کریں، ان سے عوام کے جو حقوق وابستہ ہیں ان کا خیال رکھیں اور ان میں کسی قسم کی خیانت نہ کریں

- عہدوں کا امانت ہونا صرف منطقی طور پر ہی نہیں بلکہ رسول پاک ﷺ سے صراحتاً ثابت ہے۔ مشہور صحابی ابوذرؓ نے ایک بار آپؐ سے ایک علاقے کی امارت (سرکاری عہدے) کی خواہش ظاہر کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: " يَا أَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيفٌ وَ اِنَّهَا أَمَانَةٌ وَ اِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ أَدَّي الَّذِي عَلَيْهِ فِيْهَا (صحیح مسلم) اے ابوذرؓ! تو کمزور ہے اور بلاشبہ یہ (امارت) امانت ہے اور یہ قیامت کے دن کی رسوائی اور شرمندگی ہے سوائے اس شخص کے جس نے اس کے حقوق پورے کئے اور اس سلسلہ میں جو ذمہ داریاں اس پر عائد تھیں ان کو ادا کیا

- ۔

امانت و خیانت

- معاشرتی، سیاسی اور انتظامی امور میں امانت داری کا یہی وہ تصور ہے جو اسلامی اور غیر اسلامی معاشرت و نظام حکومت میں امتیاز پیدا کرتا ہے۔اسلامی نظام میں جہاں عہدے اور ذمہ داریاں امانت تصور کیے جاتے ہیں وہیں غیر اسلامی نظام میں انہیں مراعات (Privileges) سمجھا جاتا ہے جو خدا کے سامنے جوابدہی کا تصور نہیں ہونے کی وجہ سے لازماً خیانت کی طرف لے جاتا ہے۔ حکومتی عہدوں میں رہ کر جو لوگ عدل و انصاف کا معاملہ نہیں کرتے، عوام کے جو حقوق ان سے وابستہ ہیں انہیں ادا نہیں کرتے اور ان کے ساتھ احسان و خیر خواہی کا معاملہ نہیں کرتے ان کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات بہت سخت ہیں
- "مَا مِنْ وَالٍ يَلِى رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوتُ وَ هُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ " (صحیح بخاری)

اگر کوئی شخص مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کا والی (حاکم) بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی اور اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے

یہاں خیانت سے مراد عہدہ کی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرنا ہے جس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً رعایا کے حقوق پورے نہیں کیے، رعایا کے جو کام ان کے ذمے تھے وہ پورے نہیں کیے، حکومت سے اپنی مقرر شدہ تنخواہ اور بھتے (Allowances) سے زیادہ لیا

اسی طرح رشوت ستانی بھی خیانت کی ایک شکل ہے کیونکہ اس کے ذریعہ متعلقہ ادارہ اور عوام کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے (اس کے علاوہ یہ ایک ظلم بھی ہے اگر کسی جائز کام کے لیے لی جائے)

خیانت - احادیث مبارکہ میں

- آپ ﷺ نے خیانت سے اللہ کی پناہ طلب کی۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنْ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ،اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بری خفیہ خصلت ہے (سنن ابی داود، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ)
- قبیلہ اشجع کے ایک شخص کا خیبر میں انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : " تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز (جنازہ) پڑھ لو، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا اور ان کے چہروں کے رنگ اڑ گئے، آپ ﷺ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا : " تمہارے ساتھی نے اللہ کے راستے میں (حاصل شدہ مال غنیمت میں) خیانت کی ہے " (سنن ابی داود، سنن النسائی، مسند احمد، مؤطا امام مالک)
- رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جس کی روح اس کے جسم سے ایسی حالت میں جدا ہو کہ وہ تین باتوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا تکبر سے اور مال غنیمت (اور دیگر اموال اجتماعیہ) میں خیانت سے اور قرضہ سے (مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ ۔(سنن ترمذی، مسند احمد، مؤطا امام مالک)
- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ ، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں ۔(مسند احمد، سنن ابن ماجہ)

خیانت - احادیث مبارکہ میں

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ **خَانَ** - حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " منافق کی نشانیاں تین ہیں : (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے (۳) اور جب اسے امانت سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے (بخاری ، مسلم، النسائی، احمد،)
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا **يَخُونُهُ** وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ .... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے لہٰذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے۔(صحیح سلم ، سنن ابن ماجه)
- حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو میں روانہ ہو گیا آپ ﷺ نے میری روانگی کے بعد کسی شخص کو مجھے بلانے کے لیے بھیجا تو میں واپس آگیا تو آپؐ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمھیں واپس کیوں بلایا اس لیے کہ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہو گا میں نے یہی کہنے کے لیے تمھیں بلایا تھا۔اب جاؤ (لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) - (سنن ترمذی)

خیانت - احادیث مبارکہ میں

- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ - رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں کرتا، اور نہ خیانت کے مال کا صدقہ قبول کرتا ہے (سنن ابی داود، سنن النسائی، سنن ابن ماجه، مسلم ...)
- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ - سفیان بن اسید حضرمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا : یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات بیان کرو جسے وہ تو سچ جانے اور تم خود اس سے جھوٹ کہو۔ (سنن ابی داود)
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا - نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : " اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں دو شریکوں کا تیسرا ہوں جب تک کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، اور جب کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں (سنن ابی داود)
- اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ ، وَعَيْنِي مِنَ **الْخِيَانَةِ** ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ **خَائِنَةَ** الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ " اے اللہ ! پاک کر میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت (یعنی نظر حرام) سے بیشک تو جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور اس چیز کو کہ دل میں پوشیدہ ہے